روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 59 | سوموار 7 ذیقعدہ 1417ھ 17 امان 1376ہش 17 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ عمل کرنے والوں کو فائز المرام کرتا ہے

دنیا کی گورنمنٹ کبھی اس امر کا ٹھیکہ نہیں لے سکتی کہ ہر ایک بی اے پاس کرنے والے کو ضرور نوکری دے گی مگر خدا تعالیٰ کی گورنمنٹ، کامل گورنمنٹ اور لاانتہاء خزائن کی مالک ہے اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ کوئی عمل کرنے والا ہو وہ سب کو فائز المرام کرتا ہے۔ اور نیکیوں اور حسنات کے مقابلہ میں بعض ضعفوں اور سقموں کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے۔ وہ تواب بھی ہے ستیجی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہزارہا عیب اپنے بندوں کے معلوم ہوتے ہیں مگر ظاہر نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ اگر کوئی ان پر سختی کرے۔ تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ امّارہ، لوّامہ، مطمئنّہ۔ امّارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے۔ مگر حالتِ لوّامہ میں سنبھال لیتا ہے۔ مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدیؒ نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا، تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کُتّے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی۔ آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا۔ بیٹی! انسان سے کُتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کُتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بُری طرح ستایا گیا، مگر ان کو (جاہل لوگوں سے منہ پھیر لے) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل (-) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بُری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں، مگر اس خُلقِ مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ ان کے لئے دُعا کی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64)

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزہ فائقہ اشرف صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب مقیم ویسٹ کرائیڈن انگلستان مبلغ دس ہزار پونڈ حق مہر کے عوض مورخہ 23 فروری 1997ء کو بعد عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا۔ مورخہ 24 فروری کو عزیزہ کی رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔ دعوت ولیمہ کا اہتمام مکرم منصور احمد صاحب نے اپنے چچا مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب واقف زندگی کے مکان واقع کوارٹرز تحریک جدید میں کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم مبارک احمد صاحب سرگودھا کو مورخہ 18 فروری 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام رشیق احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولود محترم فضل احمد صاحب مردان کا پوتا اور محترم مرزا خان صاحب سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ 16- دسمبر 1996ء کو گریژن ڈگری کالج فار ویمن۔ لاہور کینٹ کی تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو تمغہ جات دیئے جانے کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں احمدی طالبہ مکرمہ صدیقہ ریحانہ صاحبہ بنت مکرم منور احمد صاحب مرزا آف لاہور کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ بی ایس سی کے امتحان (سیشن 94-1992) اول پوزیشن حاصل کرنے پر گولڈ میڈل دیا گیا۔ واضح ہو کہ مکرمہ صدیقہ ریحانہ صاحبہ نے 1992ء میں ایف ایس سی کے امتحان میں بھی ملتان بورڈ میں طالبات کے پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

ہر نیکی تقویٰ کی جڑ سے نکلتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تقویٰ کا تعلق تمام ہی نیکیوں سے ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مختلف پیرایوں میں بیان کیا ہے۔

آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "تقویٰ ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے۔" (ایام الصلح) تقویٰ ایک ایسا قلعہ ہے کہ جب اس کے اندر نیک اقوال اور صالح اعمال داخل ہو جائیں تو وہ شیطان کے ہر حملہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عمل بظاہر کتنا ہی پاکیزہ اور صالح کیوں نظر نہ آتا ہو اگر وہ اس قلعہ میں داخل نہیں تو شیطان کی زد میں ہے، کسی وقت وہ اس پر کامیاب حملہ کر سکتا ہے کیونکہ اگر تقویٰ نہیں تو کبر پیدا ہو سکتا ہے، ریاء پیدا ہو سکتا ہے، عجب پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر تقویٰ ہے تو ان میں سے کوئی بدی پیدا نہیں ہو سکتی یعنی شیطان کامیاب وار نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ کلام الٰہی میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ابھی جو فقرہ میں نے پڑھا ہے وہ معنوی لحاظ سے اسی کا ترجمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ (-) فرماتا ہے (-) کہ متقی یقیناً ایک امن والے اور محفوظ مقام میں ہیں تو یہی وہ حصن حصین ہے۔ یہی "امین" کے معنے ہیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کئے ہیں کہ محفوظ اور امن میں وہی ہے جو تقوے پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔ جو تقویٰ پر قائم نہیں وہ امن میں نہیں وہ خطرہ میں ہے۔ وہ حفاظت میں نہیں خوف کی حالت میں ہے۔ اور ایسا شخص مقام امین میں

باقی صفحہ 7 پر

انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17- امان 1376 ہش 17 - مارچ 1997ء

جھوٹ اور فریب کا قلع قمع

انسان عالم الغیب نہیں ہے۔ اسے اس بات کا پتہ نہیں چل سکتا کہ کوئی اس کے ساتھ جو سلوک کر رہا ہے اس کا پس منظر کیا ہے۔ اس کے ساتھ آسانی سے دھوکا کیا جا سکتا ہے۔ اسے کسی ایسی بات کے باور کرنے کا یقین دلایا جا سکتا ہے جو درست نہ ہو۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ وہ غیب کی باتیں نہیں جانتا۔ اور کسی کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے دل میں کیا ہے۔ وہ صرف ظاہر کو دیکھتا ہے اور بعض اوقات ظاہر وہ کچھ نہیں ہوتا جو باطن ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ دھوکا کھا سکتا ہے۔ دنیا میں بہت سی مشکلات اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ ایک شخص یہ نہیں سمجھتا کہ دوسرے کے رویے کا پس منظر کیا ہے۔ جو کچھ اسے بتایا جا رہا ہے وہ کہاں تک ٹھیک ہے اور کہاں تک غلط۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو بات کوئی شخص کرتا ہے اس کے متعلق یہ نہ جان سکنے کی وجہ سے کہ وہ کیوں کی گئی ہے غلطی لگ جاتی ہے۔ بعض لوگ دیدہ دانستہ بھی لوگوں کو غلط باتیں بتاتے ہیں مثلاً اخباری خبروں میں سے کئی خبریں ایسی ہوتی ہیں جنہیں پڑھ کر ہمارا یقین کرنے کو تو جی چاہتا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ان کی تردید ہو جاتی ہے۔ بڑے سے بڑے آدمی کی خبر بھی بعض دفعہ اس طرح لگائی جاتی ہے کہ بعد میں اسے کہنا پڑتا ہے کہ میں نے تو یہ بات کہی ہی نہیں تھی۔ یا میرا تو یہ مطلب نہیں تھا۔

یہ سب کچھ انسان آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تو کر سکتے ہیں لیکن خدا کے ساتھ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ہمارے دل کی تہہ تک کو جانتا ہے اور ہمارے چھپے ہوئے خیالات سے بھی آگاہ ہے۔ ہم کوئی ایسی جگہ تلاش نہیں کر سکتے جہاں جا کر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے چھپ گئے ہیں اور اب جو چاہیں کریں۔ اسے پتہ ہی نہیں چلے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم ہمیشہ ہر جگہ اس کے سامنے رہتے ہیں جو کچھ ہم اسے کہتے ہیں وہ اگر ٹھیک نہ ہو تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کون سی بات غلط ہے۔ اگر اس کے ساتھ ہم اخلاص سے پیش نہ آئیں اور یہ سمجھیں کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے یا کریں گے اس کی پذیرائی ہوگی تو یہ بھی ہماری غلط فہمی ہوگی۔ وہ تو ہماری کنہ تک کو جانتا ہے۔ اچھا کریں تو اسے معلوم ہے برا کریں تو اسے معلوم ہے۔ اس کے ساتھ ہم صرف اخلاص ہی کے ساتھ پیش آئیں تو اس کی طرف سے ہمیں صحیح اور مطلوبہ جواب مل سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم خدانخواستہ ایسا نہ کریں تو نہ صرف یہ کہ ہماری بات کا جواب نہیں مل سکتا بلکہ ہماری بات ہمارے اپنے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے ساتھ اخلاص کا سلوک کرنے ہی سے ہمیں اس بات کی سمجھ آتی ہے کہ ہم انسانوں سے بھی اخلاص ہی کا سلوک کریں۔ جس بات میں ہم خدا تعالیٰ کے ہاں کامیاب و بامراد ہوتے ہیں اسے انسانی زندگی کے اصولوں کی کنجی سمجھنا چاہئے اور اسی کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں اپنے ماحول میں کامیابی کی توقع رکھنی چاہئے۔ اگر ہم لوگوں سے اخلاص کے ساتھ پیش آئیں تو ہم پر اعتماد بھی کیا جائے گا اور لوگ ہمارے قریب بھی آئیں گے اور جو توقعات وہ ہم سے رکھیں گے ان کے پورا ہونے پر انہیں یقین پیدا ہوتا چلا جائے گا۔ وہ یہ بات سمجھ لیں گے کہ ہمارے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں اس کا مفہوم وہی کچھ ہوتا ہے جو ہم سمجھانا چاہتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ سے اخلاص کا معاملہ ہماری دنیوی زندگی میں بھی ہمارے لئے ایک راہ متعین کرتا ہے۔ کہ ہمیں ہر شخص کے ساتھ اخلاص سے پیش آنا چاہئے اگر ہم ایسا کریں تو جھوٹ کا بھی قلع قمع ہو جائے اور فریب کا بھی۔ اور یہی دو باتیں ایسی ہیں جو انسانی معاشرے کو تباہی کے گڑھے میں گرا دیتی ہیں۔ جب معاشرے میں جھوٹ پھلنے پھولنے لگتا ہے تو کسی کو کسی کا اعتبار نہیں رہتا کوئی کسی پر اعتماد نہیں کرتا۔ ہر کہی ہوئی بات جھوٹ معلوم ہوتی ہے۔ سچ کو بھی جھوٹ ہی کے زمرے میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ جب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی شخص کس وقت جھوٹ بول دے گا تو اس کے سچ کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔ اور جہاں تک فریب کا تعلق ہے جو شخص دوسروں سے فریب کو اپنی عادت بنا لیتا ہے وہ نہ صرف انہیں غلط راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے بلکہ خود بھی ایسی غلطی میں پھنس جاتا ہے کہ ایک نہ ایک دن اس کا مواخذہ ضرور ہو جاتا ہے۔ چاہے جلد ہو یا دیر سے۔ لیکن فریب ایک ایسی بات ہے جو زیادہ دیر تک ڈھکی چھپی نہیں رہتی۔ کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ اور لوگ اس سے پوری طرح آگاہ ہو جاتے ہیں کہ فلاں شخص نے ہم سے فریب کیا ہے۔ فلاں شخص کی عادت فریب کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے شخص کو معاشرے میں اگر کوئی کامیابی حاصل بھی ہو جاتی ہے تو اول تو وہ کامیابی لمحاتی اور جزوی ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ جلد ہی اس کے نقصانات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

پس جھوٹ اور فریب کا خاتمہ ہو جائے اور انسانوں کے دل اخلاص سے پر ہو جائیں تو ہم معاشرے کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص سے پیش آئیں۔ انسانوں کے ساتھ اخلاص سے پیش آئیں تو ہر وہ بات جو ہم دوسروں سے سنیں گے یا دوسروں سے کہیں گے اسے سچ سمجھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ معاشرے کو اسی بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

پس آیئے ہم میں سے ہر فرد یہ تہیہ کر لے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی اخلاص سے پیش آنا ہے۔ ہم نے اپنے ماحول میں بھی ہر شخص سے اخلاص ہی برتنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں مخلص بندے بنا لے اور اس طرح ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ان فضلوں کا جو ہمارے لئے بھی ہیں اور ہمارے ماحول میں رہنے والے دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہوں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اوروں کو آزمانے کی جرأت نہ کر سکا
اس خطّۂ زمین پہ پاؤں نہ دھر سکا
دیکھا جو اپنی سمت، عدو کی نگاہ سے
خوشیوں سے جی سکا نہ ندامت سے مر سکا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صورت اول الہام کی منجملہ ان کئی صورتوں کے جن پر خدا نے مجھ کو اطلاع دی ہے یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی امر غیبی اپنے بندے پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے بعض کلمات زبان پر کچھ تھوڑی غنودگی کی حالت میں جاری کر دیتا ہے اور جو کلمات سختی اور گرانی سے جاری ہوتے ہیں وہ ایسی پر شدت اور عنیف صورت میں زبان پر وارد ہوتے ہیں جیسے گڑے یعنی اولے بہ یکبارگی ایک سخت زمین پر گرتے ہیں۔ یا جیسے تیز اور پر زور رفتار میں گھوڑے کا سم زمین پر پڑتا ہے اور اس الہام میں ایک عجیب سرعت اور شدت اور ہیبت ہوتی ہے جس سے تمام بدن متاثر ہو جاتا ہے۔ اور زبان ایسی تیزی اور بارعب آواز میں خود بخود دوڑتی جاتی ہے کہ گویا وہ اپنی زبان ہی نہیں اور ساتھ اس کے جو ایک تھوڑی سی غنودگی اور ربودگی ہوتی ہے وہ الہام کے تمام ہونے کے بعد فی الفور دور ہو جاتی ہے۔ اور جب تک کلمات الہام تمام نہ ہوں تب تک انسان ایک میت کی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوتا ہے۔ یہ الہام اکثر ان صورتوں میں نازل ہوتا ہے کہ جب خداوند کریم و رحیم اپنی عین حکمت اور مصلحت سے کسی خاص دعا کو منظور کرنا نہیں چاہتا یا کسی عرصہ تک توقف ڈالنا چاہتا ہے۔ یا کوئی اور خبر پہنچانا چاہتا ہے کہ جو مقتضائے بشریت انسان کی طبیعت پر گراں گزرتی ہو۔ مثلاً جب انسان جلدی سے کسی امر کا حاصل کر لینا چاہتا ہو اور وہ حاصل ہونا حسب مصلحت ربانی اس کے لئے مقدر نہ ہو یا توقف سے مقدر ہو اس قسم کے الہام بھی یعنی جو سخت اور گراں صورت کے الفاظ خدا کی طرف سے زبان پر جاری ہوتے ہیں بعض اوقات مجھ کو ہوتے رہے ہیں جس کا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔ مگر ایک مختصر فقرہ بطور نمونہ بیان کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ شاید تین سال کے قریب عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے اسی کتاب کے کے لئے دعا کی کہ لوگ اس کی مدد کی طرف متوجہ ہوں۔ تب یہی الہام شدید الکلمات جس کی میں نے ابھی تعریف کی ہے ان لفظوں میں ہوا۔

"بالفعل نہیں"

اور یہ الہام جب اس خاکسار کو ہوا تو قریب دس یا پندرہ ہندو اور مسلمان لوگوں کے ہوں گے کہ جو قادیان میں اب تک موجود ہیں جن کو اسی وقت اس الہام سے خبر دی گئی اور پھر اسی کے مطابق جیسے لوگوں کی طرف سے عدم توجہی رہی وہ حال بھی ان صاحبوں کو بخوبی معلوم ہے۔

○○○

اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خدا تعالیٰ میں موجود ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ چیز نہیں ہیں۔ یہ اس کی طاقت زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے۔ وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے جیسا کہ وہ تاریک دلوں میں خود داخل ہو کر ان کو منور کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔ وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے۔ اسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے۔ اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ اسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دم کو تازہ کرتی ہے۔ اور پھولوں کو شگفتہ کرتی اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے۔ یہ اسی کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے۔ مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟۔ نہیں۔ بلکہ مخلوق۔ مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔ یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل میں بن گیا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں خدا کے نام ہیں۔ اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے۔ اور یہ سب ابتدا میں اسی کے کلمے تھے۔ جو اس کی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔ نادان سوال کرے گا کہ خدا کے کلمے کیوں کر مجسم ہوئے۔ کیا خدا ان کے علیحدہ ہونے سے کم ہو گیا۔ مگر اس کو سوچنا چاہئے کہ آفتاب سے جو ایک آتشی شیشی آگ حاصل کرتی ہے وہ آگ آفتاب میں کچھ کم نہیں کرتی ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیر سے پھلوں میں فربہی آتی ہے وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید ہے اور تمام روحانی امور کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے۔

○○○

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

عجب اور ریا بہت مہلک چیزیں ہیں۔ ان سے انسان کو بچنا چاہیے۔ انسان ایک عمل کر کے لوگوں کی مدح کا خواہاں ہوتا ہے۔ بظاہر وہ عمل عبادت وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پیدا ہوتی ہے کہ فلاں فلاں لوگ مجھے اچھا کہیں اس کا نام ریا ہے۔ اور عجب یہ ہے کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جانے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدبیر کرنی چاہیے کہ اعمال کا اجر ان سے باطل ہو جاتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ابتدائی حالت میں بعض چیزوں کی قربانی بیکار نظر آتی ہے۔ لیکن بعد میں اس کے نتائج ظاہر ہونے پر انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قربانی بے کار نہیں گئی۔ دنیا میں اس وقت بعض جزائر کہلاتے ہیں۔ مونگا سمندروں میں ایک کیڑا ہوتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو سبق دینے کے لئے یہ مادہ پیدا کیا ہے کہ مونگوں کے جھول کے جھول آتے ہیں اور پانی کی تہہ میں گر کر جان دے دیتے ہیں۔ پھر کچھ اور جھول آتے ہیں اور وہ بھی اسی جگہ جہاں پہلے مونگوں نے جان دی تھی گر کر جان دے دیتے ہیں ساٹھ ستر یا سو سال تک وہ اسی طرح مرتے چلے جاتے ہیں اور ان پر مٹی کی تہہ چڑھتی چلی جاتی ہے۔ آخر امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ مونگے پتھروں وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں ایک جزیرہ بن جاتا ہے۔ اگر مونگے بھی دماغ رکھتے اور مونگوں میں بھی عقل ہوتی اور مونگے بھی سوچ سکتے۔ اگر مونگے بھی قلم سے لکھ سکتے تو ممکن ہے بعض مونگے اپنی قوم کے افراد کو سخت بیوقوف اور احمق گردانتے۔ کہ بغیر کسی فائدے کے جانیں دیئے چلے جاتے ہیں لیکن بعد میں ان کے جو پوتے پڑپوتے یا ان کے پڑپوتوں کے پڑپوتے آتے تو وہ کہتے کہ ہمارے آباؤاجداد کتنے بیوقوف تھے کہ وہ اپنی قوم کی قربانیوں کو بے کار سمجھتے تھے۔ ہماری قوم کی قربانیاں بیکار نہیں تھیں بلکہ ان سے نئے نئے ملک آباد ہو رہے تھے۔ اور ہمیں ایک مستقل پوزیشن حاصل ہو رہی تھی۔

پس کوئی قربانی بھی بے کار نہیں ہوتی۔ گو ابتدا میں بے کار ہی نظر آئے لیکن بعد میں اس کے عظیم الشان نتائج ضرور ظاہر ہوتے ہیں بلکہ درحقیقت قربانی کے بغیر تغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ ہماری جماعت میں سے بعض نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں تو ان کے والدین اور بعض کی بیویاں کہتی ہیں کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر زندگی وقف کرنے کی بجائے یہ لوگ کوئی اور کام کرتے۔ اور روپیہ سے جماعت کی مدد کرتے رہتے۔ گویا ان کے نزدیک قربانی صرف چند پیسے دے دینے کا نام ہے۔ حالانکہ پیسہ تو باقی سامانوں پر اخراجات کے لئے اور لٹریچر کی اشاعت کے لئے ہوتا ہے۔ جہاں تک کام کرنے کے ذرائع کا سوال ہے انسان بغیر پیسے کے بھی کام چلا لیتا ہے۔ اور پیدل چل کر بھی دنیا کا سفر کر سکتا ہے۔ اگر کسی نے انگلستان جانا ہو تو وہ خشکی کے راستے فرانس تک پہنچ سکتا ہے۔ اور فرانس سے انگلستان جانے کے لئے درمیان میں بیس میل کی کھاڑی ہے۔ وہ کسی نہ کسی طرح عبور کی جا سکتی ہے۔ اگر جہاز پر بھی سفر کیا جائے تو کل دو تین روپے لگیں گے جو ایک دن کی محنت مزدوری سے انسان کما لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہندوستان سے فرانس پیدل پہنچنا چاہے تو اس کے لئے خشکی کا راستہ موجود ہے۔ یہاں سے بلوچستان' بلوچستان سے ایران' ایران سے عراق' عراق سے ترکی' ترکی سے یونان' یونان سے آسٹریا' آسٹریا سے سوئٹزرلینڈ' اور سوئٹزرلینڈ سے فرانس۔ یہ تمام راستہ خشکی کا ہے تو جلدی پہنچنے اور جلدی پہنچ کر کام شروع کرنے کے لئے مربیوں کو جہازوں پر بھیجتے ہیں ورنہ اگر کسی وقت خدانخواستہ ہمارے پاس روپیہ نہ رہے تو ہم اپنے مربیوں سے کہہ دیں گے کہ وہ پیدل سفر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے چلے جائیں۔

غرض مقدم انسان ہے روپیہ مقدم نہیں روپیہ نہ ہو لیکن آدمی ہوں تو کام چل سکتا ہے لیکن آدمی نہ ہوں اور روپیہ ہو تو کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ آدمی روپے کے قائم مقام ہو سکتے ہیں۔ روپیہ آدمیوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اور پھر قربانیوں میں سے اصل قربانی وہ ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جاتی ہے۔ جب دین کو شوکت حاصل ہو جاتی ہے اس وقت کی قربانی انسان کو کوئی خاص مقام نہیں دیتی۔ قربانی وہی ہوتی ہے جب ناامیدی کے بادل سر پر منڈلا رہے ہوتے ہیں جب تمام دنیا یہ کہتی ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکتا۔ لیکن انسان صرف خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا خدا کہتا ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ دنیا بے شک اس بات کو نہ مانے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن جب حالات سازگار ہو جائیں اور دنیا بھی یہ کہنا شروع کر دے کہ اب تو واقعہ میں یہ لوگ کامیاب ہو گئے ہیں اس وقت جو شخص قربانی کرتا ہے۔ وہ بندوں کی زبان پر یقین کرتے ہوئے کرتا ہے اگر اسے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر یقین ہوتا تو وہ پہلے کیوں قربانی نہ کرتا۔

پس اصل قربانی وہی ہوتی ہے جو ابتدائی ایام میں کی جائے جبکہ حالات مخالف ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سچا سمجھتے ہوئے انسان اپنا قدم آگے بڑھاتا چلا جائے۔ اور یہ مقام ابتدائی لوگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

(فرمودہ 13 فروری 1947ء)

○○○

علم کا دائرہ وسیع کرنا چاہئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ 17-2-89 میں ارشاد فرمایا۔

اپنے بچوں کو جو کچھ آپ پڑھاتے ہیں اس کے متعلق خوب متنبہ رہیں کہ اگر غلط لٹریچر بچپن میں پڑھایا گیا تو اس کے بداثرات بعض موت تک چمٹے رہتے ہیں اور اگر اچھا لٹریچر پڑھایا جائے تو اس کے نیک اثرات بھی بہت ہی شاندار نتائج پیدا کرتے ہیں اور بعض انسانوں کی زندگیاں سنوار دیا کرتے ہیں"۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر "جان زیمان" برسٹل یونیورسٹی انگلینڈ - ترجمہ پروفیسر عالم حسین (انڈیا) ہفت روزہ لاہور 15- فروری 1997ء

فزکس کا مجذوب عاشق

"ڈاکٹر آف سائنس" کی اعزازی ڈگری عطا کئے جانے پر دیا جانے والا خطبہ

عبدالسلام کی زندگی اور کارہائے نمایاں دونوں میں ایک ہی تصور کار فرما ہے اور وہ ہے ارتباط اور اتحاد' عبدالسلام دین (حق) پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی کو نظریہ وحدت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ وحدت جو کہ فطرت میں رچی بسی ہوئی ہے اور بنی آدم کو اتحاد کے رشتوں میں منسلک کئے ہوئے ہے ایک فلسفی کی حیثیت سے سلام اس نکتے تک پہنچے کہ بنیادی مادی ذرات کے مابین کار فرما مختلف النوع قوتوں کو صرف ایک بنیادی مادی قوت کی شکلوں کے علاوہ کچھ اور ہونا چاہئے ایک سیاسی اور اخلاقی رہنما کی حیثیت سے انہوں نے یہ ثابت کر دکھایا کہ قوموں اور تہذیبوں کا اختلاف ایک عالمی سائنسی برادری کے قیام کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

ممتاز ترین ماہرین میں سے ایک

آج ہم اپنی فیکلٹی میں اس عظیم ہستی کا استقبال کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اس وقت تمام دنیا میں نظریاتی طبیعیات کے ممتاز ترین ماہرین میں سے ایک ہیں۔ کیمبرج میں پی' ایچ' ڈی کی ڈگری حاصل کرنے سے پہلے ہی انہوں نے ایسا نمایاں تحقیقی کام کیا تھا کہ اس پر 1950ء میں ان کو "اسمتھ پرائز" سے نوازا گیا۔ اس دن سے آج تک عبدالسلام لگاتار تحقیق کی مہم پر مہم سر کر رہے ہیں۔

ان کے اس تحقیقی مشن کی نوعیت جواہر حقیقت کی مشکل کان کنی کے مانند ہے جس میں عبدالسلام ڈھیرے ڈھیرے پتھروں کو ہٹا کر عالمی گتھیوں کو سلجھا کر حقیقت کو عیاں کرنے کی جدوجہد میں مستقل لگے ہوئے ہیں۔ کوانٹم طبیعیات کے پیرہن میں پنہاں مادے کے بنیادی اجزاء کی کھوج اور اس کے تفہیم کے ڈرامے کے ہر سین میں عبدالسلام نے ایک اہم رول ادا کیا ہے ایک حیرت انگیز بات ہے کہ وہ عوامی امور میں بھی کافی عمل دخل رکھنے کے باوجود بنیادی ذرات کی فزکس میں اب تک دو سو سے زائد نمایاں تحقیقی مقالات پیش کر چکے ہیں اور یہی نہیں بلکہ اب بھی شاید مقابلوں اور ذہنی کاوشوں کی ہل چل کے درمیان لگاتار اپنے لئے راہ بناتے چلے جا رہے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آج بھی تحقیق کے میدان میں اتنی مضبوطی سے قدم جمائے ہوئے مصروف کارزار ہیں کہ میں نے ان کے کارناموں کی مکمل فہرست کندہ کرانے کی ہمت ابھی تک نہیں کی ہے۔ کیا معلوم کہ آنے والی صبح میں کہیں کوئی مشاہدہ ہو جس کے نتیجہ میں عبدالسلام کی کارگزاریوں کی فہرست میں ایک نئی تھیوری کا اضافہ ہو جائے' عبدالسلام غیر معمولی سائنسی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ مثال کے طور پر وہ مادی حقائق پر مبنی ایسے نظریاتی رشتے بآسانی تجویز کر دیتے ہیں۔ جن کی صداقت کو پرکھنے کی کاوش کے رائیگاں جانے کا امکان ہوتا ہے۔

عبدالسلام کے تشکیل کردہ الیکٹرو ویک قوت کے تصور نے ان کو 1979ء کے طبیعیات کے نوبل انعام میں حصہ دار بنایا۔ اس تصور کو انہوں نے تیرہ سال قبل پیش کیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نظریئے کو سمجھنے کی راہ میں تقریباً ناقابل عبور ریاضیاتی مسائل درپیش تھے۔ جب یہ مسائل حل ہو گئے تب ان ریاضیاتی پیشین گوئیوں کو احتیاط طلب اور نازک و نفیس تجربات کے ذریعہ سچ کرنے کا نمبر آیا۔

کامیابی نے آخر کار انہیں لبیک کہا

مجھے یاد ہے کہ میں اس ولولہ انگیز دور میں ٹریسٹ میں تھا۔ جب عبدالسلام کے الیکٹرو ویک قوت کے نظریئے کی روشنی میں کی گئی پیش گوئیوں کی صداقت پرکھنے کے لئے دنیا میں کئے گئے تجربوں کے نتائج آنے شروع ہوئے تھے۔ مختلف براعظموں میں بکھری ہوئی تجربہ گاہوں سے بذریعہ ٹیلی فون اعداد و شمار حاصل کئے جا رہے تھے اور ان کو چیک کیا جا رہا تھا۔ اولین نتائج سے ایسا لگتا تھا کہ شائد حقیقت عبدالسلام کے چہیتے نظریئے کے برعکس ہو لیکن عبدالسلام کے اطمینان میں کوئی تبدیلی نہ آئی اور وہ اپنے نظریئے پر اٹل رہے آخر کار کامیابی نے ان کو لبیک کہا اس دن ٹریسٹ میں ہم سب کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔ یہ کہنا درست ہی ہو گا۔ کہ عبدالسلام میں فزکس کے لئے ایک ایسا ولولہ ہے جو دوسرے لوگوں میں بھی اس علم کے لئے جذبہ و کشش کے خوشگوار و سبک احساسات کو خوش اسلوبی سے ابھار دیتا ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ الیکٹرو ویک وقت کے نظریئے کے بارے میں کچھ بتاؤں سب جانتے ہیں کہ نیوٹران جس قوت کے تحت پروٹان اور الیکٹرون میں تبدیل ہوتا ہے اس کو کمزور یا ویک فورس کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور قوت جس کی واقفیت عام ہے وہ ہے برقی ذرات کے درمیان کام کرنے والی مقناطیسی قوت عبدالسلام نے اپنے الیکٹرو ویک قوت کے نظریئے میں یہ تجویز کیا کہ ذرات کے زوال میں کار فرما کمزور قوت کو الگ حیثیت دینے کے بجائے اس کو برقی مقناطیسی قوت کا جزو ماننا چاہئے۔

اس وقت اس نظریئے کا ماننا ہنسی کھیل نہ تھا۔ یہ بات تو ظاہر ہے کہ عبدالسلام کا طریقہ فکر و کار دوسروں سے الگ ہے آجکل کے نظریاتی طبیعیات کے ماہرین کے مقابلہ میں عبدالسلام ریاضیاتی مسائل ذرا پرانے ڈھنگ سے حل کرتے ہیں۔ لیکن بلاشبہ ان کو اس کام میں مہارت حاصل ہے۔ فیراڈے اور میکس ویل اگر آج اوپر بیان کئے گئے کارنامے کو دیکھ سکتے تو بہت خوش ہوتے کیونکہ عبدالسلام کا یہ کام ان جید سائنس دانوں کے اس معرکتہ الآراء کام سے مشابہت رکھتا ہے جس میں انہوں نے سو سے زائد برس پہلے مقناطیس اور برقی کو یکجا کر کے ایک رشتہ میں منسلک کر دیا تھا۔

رسمی انداز میں سائنس کی سمٹی ہوئی تہوں کو پھیلا کر عیاں کرنے کا منظر پر لطف ہوتا ہے قدرے قدامتی طرز میں کام کرنے کی وجہ سے عبدالسلام کو جدوجہد تو خاصی سخت کرنا پڑی' لیکن ان کو ایسی کامیابی ملی جس نے کوانٹم طبیعیات میں ایک بڑے انقلاب کی آمد کے لئے راہ ہموار کر دی۔

اس نئے انقلاب کا رخ جس منزل کی جانب ہے وہ ہے ارض و سما میں کار فرما سب طرح کی قوتوں کا اتحاد یعنی ایک اعلیٰ وحدت (گرینڈ یونی فی کیشن) کے تصور کی تشکیل ہو سکتا ہے یہ ایک سراب ہو یا پھر دوسری بات سچ ہو۔ یعنی مادے اور توانائی کی حتمی ساخت کی اصلیت کے بارے میں عبدالسلام کی نظریاتی اسکیم ہی درست ہو ایسی صورت حال میں ظاہر ہے کہ اس اسکیم کی روشنی میں عبدالسلام نے جن مشاہدات کی پیش گوئیاں کی ہیں۔ وہ کہیں نہ کہیں کھوج لے جائیں گی۔ اور عبدالسلام کے نظریئے کے علاوہ کسی دوسری طرح ان کو نہ سمجھا جا سکے گا۔

پروٹان کی عمر کی ایک حد

عبدالسلام کے "ملکی وحدت" کے تصور کے مطابق ایک پیش گوئی جس کی بڑی شہرت ہوئی ہے وہ پروٹان کے زوال کے سلسلہ میں ہے۔ پروٹان جو کہ تمام کائنات کا بنیادی جزو ہے۔ عبدالسلام کے کہنے کے مطابق اس کی عمر کی بھی ایک حد ہونی چاہئے یعنی نیوٹران کی طرح اس کا بھی زوال ہونا چاہئے۔ اور یہ بات ہے کہ خوش قسمتی سے نیوٹران کے برعکس پروٹان کے زوال کا امکان بہت کم ہے یعنی پروٹان کی زندگی بہت طویل ہے ہمارے دور حاضر کے پروٹان کو جینے کے لئے کائنات کے شروع ہونے سے لے کر اب تک کے وقت کا ارب ارب گنا وقت ابھی باقی ہے۔

یہ وقت یقیناً اس وقت سے تھوڑا زیادہ ہے جو مجھے عبدالسلام کے نظریات کو پہلے اچھی طرح سمجھنے اور بعد ازاں اس مجلس کے حاضرین کرام کو قاعدے سے سمجھانے کے لئے درکار ہو گا۔

اس صورت حال کے پیش نظر محترم وائس چانسلر مجھے امید ہے کہ آپ مجھے اس خوشگوار محنت سے بچا لیں گے۔ اور عبدالسلام کی عالمی شہرت کو اس فیکلٹی میں اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری عطا کرنے کے لئے ثبوت کے طور پر قبول فرمالیں گے لیکن اس سے پہلے میں آپ کے سامنے عبدالسلام کی شخصیت کا ایک اور پہلو اجاگر کرنا چاہتا ہوں یہ بات نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ ان کا شمار دنیا کے اول شہریوں میں کیا جاتا ہے ان کو صف اول کا انگلستانی سائنس دان بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ وہ پچھلے بیس سال سے لندن یونیورسٹی کے امپیریل کالج کے پروفیسر ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا کافی وقت ٹریسٹ میں صرف ہوتا ہے اور اقوام متحدہ' (نیویارک) میں بھی ان کا آنا جانا لگا رہتا ہے یہ کہنا بہت مناسب ہو گا کہ عبدالسلام کی ذات فرد واحد پر مشتمل مختلف اقوام کی اس کارپوریشن کے مانند ہے جو کہ دنیا کے پچھڑے ہوئے ممالک کو ذہنی ٹیکنالوجی بہم پہنچانے کے کام میں ہر دم مصروف ہے۔

عبدالسلام کا وطن پاکستان ہے اور ان کو اپنے وطن سے گہرا لگاؤ ہے۔ ان کی پیدائش و پرورش ایک چھوٹے سے شہر جھنگ میں ہوئی۔ یہ شہر مغلوں کے محلوں اور باغات کی قدیم جنت لاہور سے زیادہ دور نہیں ہے۔ لاہور گورنمنٹ کالج کے ایک وظیفے نے سلام کو کیمبرج پہنچا دیا۔ یہاں انڈر گریجوایٹ سطح کی تمام فزکس و ریاضیات پر عبدالسلام نے آناً فاناً عبور حاصل کرنے کے بعد بتدریج بلند ہوتی ہوئی تحقیق کے منازل کو تیزی سے طے کرنا شروع کر دیا صرف پچیس سال کی تھوڑی سی عمر میں وہ پروفیسر ہو کر لاہور لوٹ آئے۔ ان دنوں عام معیار کے لحاظ سے عبدالسلام کی علمی کامیابی اتنی کافی تھی کہ اس کے سہارے وہ بہت آرام سے زندگی گزار سکتے تھے۔

لاہور میں انہوں نے تین سال گزارے عبدالسلام کا وقت یہاں شدید کرب اور کشمکش میں گزرا۔ انگریزوں کے زمانے کے لاہور گورنمنٹ کالج کا شمار اچھے علمی اداروں میں ہوتا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تحقیق کے میدان سے یہاں کسی کو ذرا بھی دلچسپی نہ تھی۔ وہاں بیتے ہوئے دنوں کی یاد کو عبدالسلام اس طرح بیان کرتے ہیں کہ کالج میں درس و تدریس سے فراغت پانے کے بعد ان کے پاس کافی وقت بچتا تھا۔ کالج کے پرنسپل نے اس فالتو وقت کے استعمال کے لئے عبدالسلام کو تین ذمہ داریوں کی پیش کش کی تھی۔ اور کہا تھا کہ جو ذمہ داری ان کو پسند ہو اس کو سنبھال لیں چاہے وہ کالج کے کسی ہوسٹل کا وارڈن ہونا قبول کر لیں یا کالج کے حسابات کے محکمے کے انچارج بن جائیں یا پھر فٹ بال کلب کے صدر بن جائیں۔ سلام کو تیسری تجویز بہتر لگی اور وہ فٹ کلب کے صدر بن گئے۔

لاہور میں گزرے ان سالوں میں عبدالسلام کا سب سے بڑا نقصان جدید سائنسی مسائل پر مشغول کار ہمعصر سائنس دانوں سے رابطے کا منقطع ہو جانا تھا۔ بعد میں سلام نے اپنے اس ناقابل تلافی نقصان کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ غیر ترقی یافتہ ممالک میں تحقیق کے کام پر پژمردگی چھائے رہنے کا سبب وہاں پر باہر کی دنیا سے روابط کا برائے نام وجود ہے۔ خود سلام ہی کے الفاظ ہیں۔

تیسری دنیا کے ممالک جیسے کوریا' برازیل اور پاکستان کے باصلاحیت اور ذہین افراد تدریس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن سے دور مغرب یا روس جاتے ہیں یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عام طور پر یہ ماہرین اپنے وطن کی یونیورسٹیوں میں خود کو تنہا محسوس کرتے ہیں.... ان کے تحقیقی کام میں بھی ان بلندیوں کی حدود کے اندر ٹھپر ٹھپرا کر رہ جاتے ہیں۔ یہ بے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چارے سائنس دان اپنے وطن واپس پہنچ کر علیحدگی کی ایک ایسی زندگی گزارتے ہیں۔ جو علمی قید کے مترادف ہوتی ہے۔ علمی دنیا سے اس طرح ناطہ ٹوٹ جانا نظریاتی طبیعیات میں خاص طور پر اور دوسرے علمی شعبوں میں بھی ان ہونہار افراد کی علمی موت کے مترادف ہے جب میں نے لاہور میں یونیورسٹی میں شمولیت کی تو مجھے بالکل اسی طرح کے حالات وحادثات سے دوچار ہونا پڑا تھا"

نوجون عبدالسلام جیسا کوئی بھی غیر معمولی انسان دھیرے دھیرے زندہ درگور ہونے کا خطرہ مول نہ لے سکتا تھا۔ سلام 1954ء میں انگلستان واپس آگئے اور فوراً لندن میں علمی منصب پر فائز ہوگئے یہاں رہ کر بھی اپنے وطن سے ذاتی اور علمی سطح پر قربت کے رشتوں کو سلام نے کبھی کمزور نہ ہونے دیا اگرچہ سلام بعد میں اپنے وطن میں کسی باقاعدہ عہدہ پر فائز نہ ہوئے۔ پھر بھی ان کو اس بات پر فخر ہے کہ نوبیل پرائز پانے والے وہ پہلے پاکستانی ہیں۔

اعلیٰ ذہن وسیع دل سلام جتنا اعلیٰ درجہ کا ذہن رکھتے ہیں ساتھ میں اتنا ہی وسیع دل بھی ان کے سینے میں دھڑکتا ہے۔ پاکستان میں گزرے ہوئے چند ناخوشگوار سالوں کی یاد نے ان کا دل کھٹا نہیں کیا۔ بلکہ یہ یاد ایک ایسے تخلیقی نقطے میں ڈھل گئی جس کے گرد ان کی عظیم علمی کامیابیوں کے وسیع حلقے کی تخلیق وجود پذیر ہوئی۔ سلام نے یہ تہیہ کیا کہ کم ترقی یافتہ ممالک کے ہونہار نوجوان سائنس دانوں کے لئے اس طرح سہولتیں مہیا کریں گے کہ جس سے وہ سائنس کی دنیا سے کٹ کر نہ رہ جائیں اور علمی موت سے ہمکنار نہ ہونے پائیں اور ان کو اپنے وطن کو بھی خیرباد نہ کہنا پڑے۔ سلام کا یہ عزم آج ٹھوس حقیقت بن کر دنیا کے سامنے درخشاں ہے۔

صرف ایک سطر جو ان کے کارہائے نمایاں کی طویل فہرست میں جلی حروف میں درج ہے بتاتی ہے کہ سلام 1964ء سے آج تک ٹریسٹ کے نظریاتی طبیعیات کے بین الاقوامی مرکز کے ڈائریکٹر کے فرائض لگاتار انجام دے رہے ہیں یہ واحد سطر ان پچاس سے زائد انعامات پر بھاری ہے جو کہ نمایاں تحقیقی کارناموں کے عوض دنیا بھر میں بکھری ہوئی یونیورسٹیوں اور مشہور علمی اداروں کی طرف سے سلام کو عطا کئے گئے ہیں۔

آئی سی ٹی پی کا مرکز "آئی سی ٹی پی" کا مرکز ان کا معرکۃ الآرا کارنامہ ہے جس کی تخلیق انہوں نے صفر سے کی آج یہ مرکز سب سے زیادہ کامیاب اور قابل احترام بین الاقوامی اداروں میں سے ایک ہے۔ ترقی پذیر ممالک سے سائنس دان آتے ہیں۔ تحقیق کے نئے طریقے سمجھنا ہوں تو یہ مرکز ان کی مرادوں کی منزل ہے۔ یہاں پر ان کو ترقی یافتہ ممالک کے اور ترقی پذیر ممالک کے بلکہ دنیا بھر کے سائنس دانوں سے ملاقات کے مواقع ملتے ہیں۔ یہاں آکر وہ خصوصی مضامین کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یا صرف چپ چاپ مطالعہ مقصود ہو تو مرکز کی لائبریری میں کھو جاتے ہیں یا ہونہار جوان سائنس دانوں سے بحث کرتے ہیں یا پھر سویڈن کے معمر سائنسدانوں سے مضمون کے باریک نکات سمجھتے ہیں۔ ٹریسٹ کا یہ مرکز اس مصروف ترین ریلوے جنکشن کے مانند ہے۔ جہاں علم و دانش کی ریلوں کی ہمہ وقت آمدورفت ہے۔ دیکھتے دیکھتے ہی صرف چند سالوں کے وقفے میں یہ مرکز شاندار عمارتوں سے پٹ گیا ہے۔ خوش قسمت ہے یہ ادارہ کہ یہاں کا تمام عملہ اپنے کو مرکز کے مقاصد کے لئے وقف کئے ہوئے ہے گزرتے وقت کے ساتھ یہ وسیع تر ہوتا جارہا ہے اور سائنس کی پوری دنیا کی خدمت میں لگاتار مشغول ہے۔ اس مرکز کے قیام کا معرکہ کس طرح سر ہو سکا۔ ان دنوں نوجوان پروفیسروں میں سلام کو سب سے زیادہ مشکل اور ناقابل فہم پروفیسر تصور کیا جاتا ہے ایسے شخص نے کس طرح جامد و ساکت اداروں جیسے یونیسکو اور اٹامک انرجی کمیشن کے جذبات سے عاری اور چالاک نمائندوں کو عام روش سے ہٹ کر مرکز کے منصوبے پر سرمایہ لگانے کے لئے راضی کیا ہو گا؟ کس طرح سلام نے اٹلی کی حکومت کو اپنا دوست بنالیا۔ جس نے دامے 'درمے اور سخنے ان کی دل کھول کر مدد کی۔ گزرے چند سالوں میں عام بدحالی اور بڑھتی ہوئی کرسی شاہی کے نظام کے بڑے بڑے شاندار منصوبوں کو ناکامی کی نذر کردیا تو یہ کیسے ممکن ہوا کہ اسی نظام میں رہ کر یہ مرکز نہ صرف زندہ رہ سکا بلکہ پھلتا اور پھولتا رہا۔

ڈائریکٹر عبدالسلام کی ذات وہ تنہا قوت جس کی وجہ سے ٹریسٹ کا یہ مرکز قائم ہوا بلکہ شہرہ آفاق بنتا جا رہا ہے وہ ہے اس مرکز کے ڈائریکٹر عبدالسلام کی ذاتی قوت ارادی۔ محترم وائس چانسلر! میں آپ کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں میکانیات میں ایک غیر مرئی قوت کا خیالی تصور ملتا ہے۔ جس سے فرار ممکن نہیں سلام کی ذات اس قوت کا حقیقی مظہر ہے سلام اپنے ملاقاتیوں پر اس طرح چھا جاتے ہیں۔ یہ ملاقاتی سیاست دان ہو یا سرکاری افسر یا رفقائے کار سائنس دان سلام کی دیانتداری خلوص اور مقصد کی یکسوئی سب کو متاثر کرتی ہے اور بہت موثر انداز میں اس بات کا یقین دلاتی ہے۔ کہ وہ کم ترقی یافتہ اقوام کی بے لوث خدمت میں مشغول ہیں۔

ابتداء میں ٹریسٹ کا یہ مرکز اول درجہ کی نظریاتی سائنس کے لئے وقف تھا اور یہاں تیسری دنیا کے افراد فزکس میں اعلیٰ ترین سطح پر کارہائے نمایاں انجام دے کر اونچے مقام پیدا کرتے تھے۔ اس مرکز کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے اور اس کے علاوہ 1960ء سے لے کر 1974ء تک پاکستانی حکومت کی سائنسی پالیسی کے معمار اور صلاح کار کی حیثیت سے سلام جن تجربات سے دوچار ہوئے ان سے ان کو نیا درس ملا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ ممالک جو اقتصادی اور سماجی بہتری کی جدوجہد میں نبرد آزما ہیں ان کے یہاں پہنچنے والی سائنس کے مقاصد میں وسیع النظری ہونا ضروری ہے۔

عبدالسلام کی طرز فکر میں اس تبدیلی کا اثر مرکز کی کارکردگی پر فوراً ہی شروع ہو گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ یہاں تبدیلی آتی چلی گئی۔ اب جو ورکشاپس اور کانفرنسیں اور سیمینار یہاں منعقد کئے جاتے ہیں جن خصوصی کورسز کی یہاں تعلیم دی جاتی ہے یا وظائف کا جو پروگرام جاری ہے سب میں ایک ایسا پھیلاؤ آچکا ہے جس کے تحت کارآمد سائنس کے ہر میدان میں مجموعی تحقیق تسلی بخش طریقے سے جاری ہے۔

ایک اور قابل ستائش عظیم کاوش

عبدالسلام کی ایک اور قابل ستائش عظیم کاوش کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے حال ہی میں سلام نے چھوٹی اور غریب اقوام جو اپنی بہبودی کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ ان کی ہمت افزائی اور صلاح دینے کی غرض سے ایک مزید ادارے کے بنیادی ڈھانچے کو قائم کرنے کے لئے عالمی سطح پر جدوجہد شروع کی ہے اور اس اعلیٰ مقصد میں وہ اپنے ذاتی اثر اور رسوخ اپنی دولت اور نوبیل انعام کی شہرت کے ساتھ مصروف ہیں۔

فلسفے کی فطری اور سماجی دونوں وسیع حلقوں میں سلام لگاتار ربط پیدا کرنے جوڑنے یا متحد کرنے کی جستجو میں جانفشانی سے مصروف ہیں۔ اس راہ پر چلتے ہوئے فطرت میں پنہاں وحدت اور مثالی انسانی برادری کے حقیقی روپ کو سلام پہلے ہی دریافت کر چکے ہیں۔ اس لئے عالی جناب وائس چانسلر صاحب یہ بہت ہی مناسب ہو گا کہ ہم بھی ان کو عزت و احترام سے نوازیں اس غرض سے آپ کے روبرو عبدالسلام کو ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں کیونکہ وہ سب سے بڑھ کر اس اعزاز کے مستحق بن چکے ہیں"۔

○○○

ہفت روزہ لاہور 15- فروری 1997ء

آہ! چوہدری احمد مختار

اس ہفتے یار وضعدار۔ احمد مختار۔ بھی اپنے خالق حقیقی کے دربار میں جا پہنچے۔ ایک بلند حوصلہ اور پرعزم انسان جو گزشتہ کئی سال سے مختلف النوع عوارض میں مبتلا تھا مگر اس نے کبھی ان عوارض کو اہمیت نہ دی۔ جب بھی کسی نے ذکر کیا یہ کہہ کر ٹال گیا۔ "میں تمہیں بیمار نظر آتا ہوں۔ بھئی میں بھلا چنگا ہوں فکر نہ کرو"

دھن تھی تو صرف ایک کہ دین ہدیٰ کی خدمت میں جھول نہ آئے۔ اسی لگن کی تکمیل میں اپنا کاروبار تج دیا اور بوریا بستر اٹھا کر گیسٹ ہاؤس میں آڈیرہ جمایا۔ میرے خدا نے انہیں اہم سے اہم معاملات کا فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت ودیعت فرمائی تھی۔ باتوں ہی باتوں میں اہم ترین گھتیاں سلجھا دیتے تھے۔

ان سے پہلا تعارف بھائی جان چوہدری عبداللہ خان کے دور میں ہوا۔ جب وہ کراچی میں ان کے نائب کے طور پر جماعتی فرائض انجام دے رہے تھے۔ 1965ء میں بھائی جان کی جگہ مدارالمہام منتخب ہوئے تو گویا اسی دن سے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور نہ صرف بھائی جان کے "پیٹرن" کو قائم رکھا۔ اسے استحکام سے بھی ہمکنار کیا۔ 1974ء کے بعد تو ان کی مصروفیتوں کو پر لگ گئے تھے۔

اکثریتی آبادی کے تختہ مشق مظلوموں کی دادرسی تعزیری دارو گیر سے نمٹنا اور ہر مظلوم کے خلاف جھوٹے الزامات و مقدمات کی پیروی۔ کلام الٰہی سے دلی لگاؤ اور گہرا شغف تھا۔ طاق کا عدد اس قدر مرغوب تھا کہ کسی مریض کو ہومیو پیتھی کی دوا تجویز کرتے وقت۔ اگر دو قطرے خوراک ہوتی تو ساتھ ہی یہ بھی فرما دیتے۔ اگر تین قطرے بھی ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں اللہ کو طاق عدد بہت پسند ہے۔ مہمان نواز دلدار' غمگسار وضعدار اور یاروں کے یار جب بھی لاہور آتے خواہ پانچ منٹ ہی کے لئے کیوں نہ ہوتا۔ "ثاقب کدے" پر دستک ضرور دیتے۔ عفو و درگزر تو جیسے موصوف کی جبت ثانیہ تھی۔ ایک دفعہ جب وہ ملک سے باہر تھے ان کی غیر حاضری میں ان کے کارندوں نے ان کے بزنس کو لکھوکھا روپے کا نقصان پہنچایا۔ مگر وہ پی گئے۔ میں نے ایک ملاقات میں اس سانحہ کا ذکر چھیڑنے کی کوشش کی تو مسکرا کر فرمایا۔ تمہارا وہ کیا شعر ہے۔

یہ بھی غنیمت ہے کہ ہر ظلم کی تکمیل
غیروں سے جو ہوتی تھی وہ یاروں سے ہوئی ہے

گزشتہ چند سالوں سے جسمانی عوارض نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ ایک عرصہ تک بڑی جیداری سے ان عوارض کو تادیر پچھاڑتے رہے۔ یہاں تک کہ پھیپھڑے کا کینسر بالاخر غالب آگیا اور ان کی روح 88 برس کی عمر میں اپنے رفیق اعلیٰ کی طرف پرواز کرگئی۔

اس ہفتے جب ان کی تدفین ہو رہی تھی اور آسمان ہی نہیں آنکھیں بھی بری طرح برس رہی تھیں۔ اس "یار وضعدار" کی محبتوں اور رواداریوں' دلجوئیوں عزم و حوصلہ اور خدمت دین سے اس کی لگن کی تفاصیل ایک فلم کی طرح ذہن کی سکرین پر چلنے لگیں اور زبان پر یہ دو مصرعے بے ساختہ جاری ہو گئے۔

سونی ہوتی جا رہی ہیں کیسی کیسی محفلیں
داغ فرقت دے رہا ہے کیسا کیسا آشنا

عجیب چل چلاؤ قسم کی کیفیت ہے۔
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

وضعداری' مہرومحبت' انسانیت دوستی' اور دلداری و غمگساری' کے سانچے ٹوٹتے جاتے ہیں۔ مگر نہ نئے سانچے بنتے ہیں نہ ان کے خلاء پر ہوتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چاروں طرف سے بڑھنے والی ویرانیاں ایک دن معاشرہ کو گھیر کر ہمیں اپنے خوفناک انجام کی دہلیز پر جا کھڑا کریں گی۔

سوگوار
ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا یا ان میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31070 میں شمس الاسلام ولد محمد حنیف قمر صاحب قوم مانگر پیشہ طالب علمی عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/42 محلہ فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شمس الاسلام 9/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد حنیف قمر والد موصی وصیت نمبر 16106 گواہ شد نمبر2 لطف المنان طاہر باجوہ وصیت نمبر 29007۔

مسل نمبر 31071 میں مہرین صباء بنت داؤد خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 11/38 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مہرین صباء 11/38 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 میاں غلام احمد وصیت نمبر 17702 گواہ شد نمبر2 سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر 5844۔

مسل نمبر 31072 میں منور احمد ولد محمد یعقوب صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/42 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منور احمد 3/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 لطف المنان طاہر باجوہ وصیت نمبر 29007 گواہ شد نمبر2 منور محمود کاہلوں وصیت نمبر 19425۔

مسل نمبر 31073 میں عبدالغفار شہزاد ولد عبدالحی قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر تقریباً ساڑھے سترہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4۔ شکور پارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ 8/8 برقبہ 10 مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالغفار شہزاد 4۔ شکور پارک ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحی والد موصی وصیت نمبر 14720 گواہ شد نمبر2 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر 28764۔

مسل نمبر 31074 میں غلام احمد مقصود ولد عبدالحی صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4۔ شکور پارک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ نمبر 12 واقع طاہر آباد مالیتی/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام احمد مقصود 4۔ شکور پارک ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالحی وصیت نمبر 14720 گواہ شد نمبر2 عامر محمود جنجوعہ وصیت نمبر 28764۔

مسل نمبر 31075 میں محمد رفیق ولد شاہ محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر 55 سال بیعت اگست 1967ء ساکن 219 سی دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم جو کہ بطور کمیوٹیشن وصول ہوا ہے/800000 روپے۔ اور جی پی فنڈ بذمہ گورنمنٹ اندازاً/150000 روپے جو عنقریب وصول ہو گا۔ اس وقت مجھے مبلغ/4000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رفیق 219۔ سی دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 ملک غلام یاسین وصیت نمبر 25583 گواہ شد نمبر2 منظور احمد عامر 62 سی دارالفتوح ربوہ۔

مسل نمبر 31076 میں سرداراں بی بی بیوہ خوشی محمد صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جمال بیکری گولبازار ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی/56000 روپے۔ 2۔ ترکہ خاوند سے شرعی حصہ 1/8 جو مجھے ملا/7000 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ/500 روپے۔ 4۔ ترکہ خاوند پلاٹ برقبہ ایک کنال واقعہ دارالیمن ربوہ کا 1/8 حصہ مالیتی/6250 روپے۔ 5۔ نقد رقم جو میرے پاس ہے/20000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی/89750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سرداراں بی بی جمال بیکری گولبازار ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری غلام رسول وصیت نمبر 13327 گواہ شد نمبر2 چوہدری صوبیدار صلاح الدین وصیت نمبر 4889 صدر محلہ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر 31077 میں رسول بی بی زوجہ چوہدری اکبر علی صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/16 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زمین برقبہ پانچ کنال جو کہ دریا برد ہے مالیتی.....۔ 2۔ زیورات طلائی 5 تولہ مالیتی/30000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رسول بی بی 4/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 نصیر احمد وصیت 19891 گواہ شد نمبر2 چوہدری اکبر علی خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31078 میں عطاء المنان طاہر ولد عبدالرحمن عاجز قوم بٹ پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطاء المنان طاہر 29/16 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد ارشد قریشی 27/17 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 عبدالرحمن عاجز والد موصی۔

مسل نمبر 31079 میں بیگم بی بی بیوہ چوہدری محمد حسین ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ فارغ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ/300 روپے۔ اور ترکہ خاوند سے میرا شرعی حصہ 1/8 ہے نقد رقم/40625 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/568+242 روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن و از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بیگم بی بی 6/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری مختار احمد ڈوگر وصیت نمبر 24303 گواہ شد نمبر2 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709۔

مسل نمبر 31080 میں نعمت اللہ ولد محمد صدیق قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

1988ء ساکن دار الصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-1-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعمت اللہ کوٹھی حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ دار الصدر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 حافظ اختر رشید مکان نمبر270 حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر2 سید خالد مسعود شاہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

واقفین نو کی تربیت میں دیانت پر بہت زور ہونا چاہئے

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

○ دیانت پر جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہئے۔ اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے اگر واقفین زندگی میں پائی جائے اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصتاً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شاہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔ اگر خدانخواستہ جماعت میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ واقفین زندگی اور سلسلہ کے شعبہ اموال میں کام کرنے والا خود بددیانت ہیں تو ان کو چندے دینے کی جو توفیق نصیب ہوتی ہے اس توفیق کا گلا گھونٹا جائے گا۔ لوگ چاہیں گے بھی تو پھر بھی ان کو واقعتہ چندہ دینے کی توفیق نہیں ملے گی۔ اس لئے واقفین کو خصوصیت کے ساتھ مالی لحاظ سے بہت ہی درست ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

یاد رفتگان

○ 1۔ اپنے بزرگوں میں سے رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے متعلق لکھیں۔

2۔ صرف ایسے اصحاب کے متعلق لکھیں جن کے متعلق آپ کی معلومات کو سند کا درجہ دیا جا سکتا ہے۔

3۔ واقعات کی پوری جانچ پڑتال کر کے لکھیں تاکہ کوئی بات تاریخی طور پر غلط احاطہ تحریر میں نہ آجائے۔

4۔ ادھر ادھر سے مواد اکٹھا کرنا ہو تو درست اور مکمل حوالے درج کریں اور کوشش کریں کہ حوالہ میں درج باتیں درست ہیں۔

(ادارہ)

اعلان

○ ترکی میں مختلف مضامین میں انڈر گریجویٹ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انٹرمیڈیٹ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ براہ راست یونیورسٹی کو لکھ کر حاصل نہیں کیا جا سکتا بلکہ پہلے ایک BASIC SKILLS ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ ٹیسٹ پاکستان میں اسلام آباد میں ہوتا ہے۔ امسال یہ امتحان 22۔ جون 97ء کو ہوگا۔ اس کے لئے پہلے داخلہ فارم و دیگر معلومات اس پتہ پر لکھ کر منگوائی جا سکتی ہیں۔

ORENCI Secme
Ve Yerlestirme merkezi
Osym-yos 06538
Ankara Turkey

یہ درخواست فارم مکمل شکل میں 16۔ مئی 97ء تک ترکی پہنچ جانے چاہئے تاکہ بروقت ایڈمٹ کارڈ پہنچ سکیں۔ درخواست جمع کرواتے وقت ٹیسٹ فیس جو 100 ڈالر بنتی ہے بھی جمع کروانے ہوں گے۔

○ پنجاب یونیورسٹی میں B.Sc کیمیکل انجینئرنگ (مختلف سپیلائزیشن کے ساتھ) میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 مارچ 97ء ہے۔ داخلہ فارم 100 روپے کے عوض شعبہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں ڈاک کی صورت میں 128 روپے کا پوسٹل آرڈر ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کرنا ہوگا۔

- پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے پرائیویٹ کے امتحان کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-6-1 مقرر ہے تفصیلی اعلان الفضل 97-1-11 اور 97-1-16 کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

4۔ برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے سربراہان پر مشتمل کمیٹی CVCP نے اوورسیز ریسرچ سٹوڈنٹس ایوارڈ سکیم 1997ء کا اعلان کیا ہے برطانیہ میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ پروگرام میں تعلیم کے خواہشمند طلبہ کو یہ ایوارڈ دیا جائے گا تفصیلی اعلان 97-2-25 کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ (نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نسیم طاہرہ صاحبہ وصیت نمبر 17729 زوجہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب بنت مکرم نصیر احمد صاحب نے 1965ء میں B-84 ماڈل ٹاؤن لاہور سے وصیت کروائی تھی۔ اس کے بعد تاحال موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ 1990ء میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے اطلاع دی کہ موصیہ امریکہ شفٹ ہو گئی ہیں۔ لیکن امریکہ کا ایڈریس معلوم نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

○ محترمہ سردار بی بی صاحبہ وصیت نمبر17171 بنت مکرم رائے خان محمد صاحب نے 1963ء میں کوٹ سلطان ضلع جھنگ سے وصیت کروائی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو دفتر ہذا کو مکمل ایڈریس کے ساتھ لکھیں۔

○ مکرمہ عزیز القانتہ صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد ورک صاحب نے اکتوبر 85ء میں ایل ڈی اے کوارٹرز لاہور سے وصیت کی تھی۔ موصیہ سے اب رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر وہ خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کا علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ جمیلہ پروین صاحبہ زوجہ لطیف محمد صاحب نے 8 گیتا بھون جے پننتھکی روڈ کراچی نمبر3 سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد دفتر وصیت سے ان کا رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود یا ان کے کوئی عزیز اعلان پڑھیں تو فوری دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 17493 زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وینس مالک سیالکوٹ ویڈیو کارپوریشن بینک روڈ مردان سے 1964ء میں وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں اگر موصیہ خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

یوم تحریک جدید 11-اپریل 97ء کو منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں 1997ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 11۔ اپریل 97ء جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا احباب جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی مطلع فرمائیں۔ مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

مقابلہ مضمون میں اول انعام

○ عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم رضی اللہ صاحب ورانچ مینیجر یو بی ایل ربوہ نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے مقابلہ مضمون نویسی برائے سال 97-1996ء میں اول انعام حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

نہیں ہے بلکہ اس مقام پر ہے جسے دوسرے لفظوں میں جہنم کہا جاتا ہے۔ پس کلام الٰہی نے ہی تقویٰ کے معنوں کو بیان کرتے ہوئے معنوی لحاظ سے حسن حسین کا تخیل پیش کیا ہے کہ سوائے تقوے کی راہوں پر چل کر کوئی شخص امن میں نہیں رہ سکتا۔ کوئی اور ذریعہ نہیں ہے اس مضبوط قلعہ میں داخل ہونے کا سوائے تقوے کے دروازے کے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسی مضمون کو ایک دوسری جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ع

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے

ہر نیکی خواہ وہ قولی ہو یا فعلی وہ تقوے کی جڑ سے نکلتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام الٰہی نے جو سینکڑوں احکام دئے ہیں جب ہم ان پر عمل کرتے ہیں اور اس رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بنیں اور اللہ تعالیٰ کی جنت کے درختوں کی شاخیں ہو جائیں اور ان درختوں کے لئے پانی کا کام دیں تو یہ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ شاخیں تقویٰ کی جڑ سے نکلیں۔

(از خطبہ یکم مارچ 1968ء)

○○○

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر رابرٹ اوکلے نے امریکی سینٹ کی کمیٹی میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے اگست 89ء میں بے نظیر کو برطرفی سے آگاہ کر دیا تھا۔ امریکی رکن کانگرس نے سابق وزیراعظم سے نجی ملاقات میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ان کا اپنا رویہ ان کے لئے مشکلات پیدا کر رہا ہے آمرانہ غیر لچکدار سمجھوتہ کرنے کی عادت اور کرپشن ان کی برطرفی کا سبب بنی۔ امید ہے کہ اب نواز شریف سخت اقدامات کریں گے۔ جنرل ضیاء الحق کے بعد لوگوں کو جمہوریت سے بہت توقعات تھیں۔ حالیہ انتخابات میں ووٹر کرپشن سے تنگ تھے۔

○ پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آصف زرداری کا سینیٹر بننا سازشیں کرنے والوں کی شکست ہے انہوں نے کہا کہ صدر لغاری کی موجودگی میں آصف سے انصاف ممکن نہیں۔ وہ میرے بھائی کے قتل میں ملوث ہیں۔ مجسٹریٹ سے زبردستی بیان لیا گیا۔ چار انکوائری افسر تبدیل کئے گئے انہوں نے کہا کہ اقتدار کے لئے سیاسی جماعتوں کا سودے بازی کرنا افسوس ناک ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ گولڈن جوبلی کے سال میں میں آئندہ وزیراعظم نہ بننے کا اعلان کرتی ہوں یہ اعلان کر کے میں ایک نئی سیاسی روایت کی بنیاد ڈال رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے بعد پارٹی میں جھگڑا نہ ہو۔ اس لئے میں خود اپنی زندگی میں نئی قیادت لا رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اقتدار کو قبول نہ کرنا میری ذاتی اور سیاسی مجبوری ہے۔ انہوں نے یہ باتیں لانڈھی جیل کے باہر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔ جہاں وہ اپنے خاوند آصف زرداری سے ملنے آئی تھیں۔

○ اوکاڑہ میں شیعہ رہنما ڈاکٹر اعجاز رضوی کو قتل کر دیا گیا۔ انجمن خدام آل عباس کے صدر اعجاز امام رضوی نماز جمعہ کے بعد کار میں اپنے کولڈ سٹوریج پہنچے ہی تھے کہ موٹر سائیکل سوار تین دہشت گردوں نے کلاشنکوف کے برسٹ چلا دیئے۔ مقتول شہر میں امن کی علامت اور بڑے زمیندار تھے۔ فقہ جعفریہ کے سینکڑوں کارکنوں نے جی ٹی روڈ کو بلاک کر کے ماتم شروع کر دیا۔

○ ملتان میں سانحہ مسجد الخیر کا مرکزی ملزم اعجاز گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم ایک مذہبی تنظیم کا عہدیدار ہے اس نے سرگودھا کے قریب مولانا اعظم طارق پر حملہ بھی کیا تھا۔ پولیس نے ملزم کو نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔

○ شادی بیاہ کے کھانوں پر 15 مارچ سے مکمل پابندی لاگو کر دی گئی ہے۔ اس اقدام سے مرغی اور بکرے کے گوشت کی کھپت میں کمی ہونے سے قیمتیں کم ہونے کی توقع کی جا رہی ہے۔

○ کنٹرول لائن (آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان موجودہ سرحد) پر بھارتی فوج کی جنگی تیاریوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بھارتی فوج نئے مورچے کھودتے نظر آئے ہیں۔ بھارتی جاسوس طیارے جنگ بندی لائن پر نیچی پرواز کر رہے ہیں۔ خاردار تاریں اور سرچ لائٹیں لگائی جا رہی ہیں۔ مقبوضہ پونچھ اور اوڑی کے علاقے میں مسلمانوں سے ان کے گھر زبردستی خالی کرا لئے گئے ہیں 20۔افراد کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا ہے۔ مقبوضہ سرحدی دیہات میں فوج تلاشی لے رہی ہے۔ خواتین اور بچوں سے نازیبا سلوک کیا جا رہا ہے۔ کنٹرول لائن کے پار سے بھارتی فوج کی فائرنگ سے پاکستان کے علاقے میں پانچ پاکستانی افراد زخمی ہو گئے۔ فائرنگ سے علاقے میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو گئی ہے۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد اور وزیراعلیٰ شہباز شریف نے وزیراعظم نواز شریف کو یقین دہانی کرائی ہے کہ تمام معاملات مل کر چلائے جائیں گے۔

○ جالندھر ریلوے اسٹیشن کے قریب بم کا دھماکہ ہونے سے 7۔افراد ہلاک اور 11 زخمی ہو گئے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے بے زمین کاشتکاروں اور ہاریوں کو سرکاری اراضی دینے کی ہدایت کر دی ہے۔ پسماندہ خواتین کی آمدن بڑھانے کے لئے گھریلو صنعتوں جیسی سکیمیں شروع کی جائیں گی۔ یہ سکیم نواز شریف کے سابقہ دور میں شروع کی گئی تھی لیکن سابقہ بے نظیر حکومت کے دور میں زمینیں واپس لے لی گئی تھیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر مملکت کے نام ایک خط میں ان پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ میرے اور آصف زرداری کے خلاف افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زرداری کو نہ تو جیل میں موبائل فون دیا گیا ہے۔ نہ سینیٹر کی حیثیت سے کوئی قانونی سہولت حاصل ہے انہوں نے اس خط میں یہ بھی کہا ہے کہ ان کی پارٹی کے واجد شمس الحسن شدید علیل ہیں۔ ان کی ضمانت کی راہ میں رکاوٹیں حائل کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ پیپلزپارٹی مصائب اور مقدمات سے سرخرو ہو گی۔

○ آئندہ وزیراعظم نہ بننے کے بارے میں اپنے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ خاندان اور پارٹی کے وسیع تر مفاد میں کیا ہے۔

○ پیپلزپارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق احمد نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے آئندہ کردار کا تعین پارٹی کا الیکٹورل کالج کرے گا۔ وہ عوام اور کارکنوں کی رائے کے احترام میں پارٹی اور پارلیمانی سیاست کی قیادت کرتی رہیں گی۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ رفیق نے کہا کہ صدر کا رویہ جمہوری نہیں ہے انہوں نے کہا کہ ہم موجودہ حکومت کو مدت پوری کرنے کا موقع دیں گے۔

○ ایران کا ایک فوجی طیارہ تباہ ہونے سے 86۔افراد جاں بحق ہو گئے۔ سی 130 ٹرانسپورٹ طیارہ شمال مشرقی علاقے میں گر کر تباہ ہوا۔ خدشہ ہے کہ تمام کے تمام افراد ہلاک ہو گئے ہوں گے طیارے کے ملبے کی تلاش جاری ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم بہت اچھے لوگ ہیں۔ کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ حکومت اور ہمارے تعلقات اچھے ہیں۔ ہم خطرناک لوگ نہیں۔ وزیراعظم اور میں نے ازراہ تفنن ایک دوسرے سے آزادی مانگنے کی بات کی تھی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ توبہ۔ توبہ میرے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں۔

○ وزیراعظم کے مشیر برائے قانون و انصاف مسٹر خالد انور نے کہا ہے کہ ہم پیپلزپارٹی کو ساتھ لے کر قانون سازی کریں گے حکومت اور پیپلزپارٹی کے درمیان چند روز تک ورکنگ ریلیشن شپ قائم کرنے کے لئے مذاکرات ہو سکتے ہیں۔ سابق دور کے یک طرفہ طور پر یا قومی مفاد کے منافی بنائے گئے قوانین منسوخ کر دیں گے۔

○ جہانزیب برکی کو آئی جی پولیس پنجاب لگا دیا گیا ہے۔ سابق آئی جی چوہدری محمد امین کو ایسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں رپورٹ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ بھارت ویزے کی سہولتیں دینے کے لئے یکطرفہ اقدامات کرے گا قونصل خانہ دوبارہ کھلنے کے امکانات ہیں۔ پاکستان سے دو طرفہ مسائل کے حل کے لئے بھارت مشترکہ ورکنگ گروپ تشکیل دینے کی تجویز پیش کر سکتا ہے

○ نواز شریف 14۔اگست کو 2010ء تک کے ترقیاتی منصوبوں کا اعلان کریں گے۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ
اچھرہ لاہور

پریکٹیشنر حضرات ہومیو پیتھک اور بائیو کیمک ادویات قریباً فیصل آباد ریٹ پر خرید فرمائیں۔ اوقات کار 9 تا 1/2 1 بجے 4 تا 1/2 8 رات
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو)
نزد بیت راجیکی ربوہ

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے رابطہ: انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ بالمقابل جودھامل بلڈنگ
پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون: 7231680-81
7223264 7353105

ربوہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں۔
یہ پیشکش محدود مدت کیلئے نیز لیڈیز جیکٹس کی بے شمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون: دوکان: 434 گھر: 211244

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔
● آفس کلرک (عمر 30 تا 40 سال) تجربہ کم از کم 5 سال
● گھر کے کام کے لئے ملازم
میاں بھائی
پتہ: پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرح مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون 7932516—7932515 - 793217

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379